

دستبرداری کی شق

”مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لئے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھنے اور اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لیے فیصلے کا انگریزی وژن مستند ہوگا۔

جموں و کشمیر اور لداخ کی عدالت عالیہ

سرینگر

ایف اے او (ڈی) نمبر 01/2023

فیصلہ 28 اگست 2023 کو محفوظ کیا گیا

فیصلہ یکم ستمبر 2023 کو سنایا گیا

میسرز الخلیل بیکری،

پارباغ کینال، راول پورہ، سری نگر

بذریعے مالک،

جاوید احمد صوفی، عمر: 45 سال

ولد: محمد رمضان صوفی

ساکنہ: پارباغ کینال، راول پورہ، سری نگر۔

۔۔۔ اپیل کنندگان

بذریعے:-

مسٹر اعجاز احمد بٹ، ایڈوکیٹ۔

بنام

- 1- نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ،
بذریعے چیف ایگزیکٹو آفیسر کے ذریعے، ہیڈ آفس، 3،
مڈلٹن اسٹریٹ، پوسٹ بکس نمبر 9229، کولکتہ، 700071۔
- 2- سینٹر ڈویژنل مینجر، نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ،
ڈویژنل آفس، مولانا آزاد روڈ،
نزدیک آپتھنج سری نگر، جموں و کشمیر، 190001۔
- 3- جموں و کشمیر بینک لمیٹڈ،
بذریعے جنرل مینجر، برانچ راول پورہ، سری نگر-0361،
راول پورہ، 190014۔
- 4- بجاج الیانس جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ،
بذریعے اپنے چیف ایگزیکٹو آفیسر، ہیڈ آفس، جی ای پلازہ،
ایئر پورٹ روڈ، وائی ایراواڈا، پونے-4611006۔
- 5- سینٹر ڈویژنل مینجر، بجاج الیانس جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ،
ڈویژنل آفس، 3 منزل، لیک سٹی پلازہ، کرن نگر، سری نگر، 38K، 190010۔
- 6- ایلاکائی دیہاتی بینک بذریعے جنرل مینجر ای ڈی ٹی کرا لا پورا،
تحصیل چاڈورہ برانچ کوڈ: 1038
- 7- ایس بی آئی جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ،
بذریعے اپنے چیف ایگزیکٹو آفیسر،
ہیڈ آفس سٹراج 101، 201 اور 301،
جنگشن آف ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے اور اندھیری کرلور روڈ،
اندھیری (ایسٹ)، ممبئی-400069۔
- 8- سینٹر ڈویژنل مینجر ایس بی آئی جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ،
ڈویژنل آفس، پہلی منزل، چنار کمرشل کمپلیکس،

ریڈیٹنسی روڈ، سری نگر، جموں و کشمیر، 190001۔

جواب دہندگان

بذریعے:-

مسٹر این اے ڈینڈرو، ایڈوکیٹ۔

کورم:-

عزت مآب چیف جسٹس

عزت مآب مسٹر جسٹس ایم اے چودھری، جج

(فیصلہ)

چودھری، جج

01 - یہ اپیل، جموں و کشمیر کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1987 کی دفعہ 17 کے تحت، جموں و کشمیر اسٹیٹ کنزیومر ڈسپوٹس ریڈریسل کمیشن سری نگر (مختصر طور پر "کمیشن") کی طرف سے 9 جون 2023 کو صادر کردہ حکم نامہ بعنوان "میسرز الخلیل بیکری بنام نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ اور دیگر کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

02 - اپیل کنندہ/شکایت کنندہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے جموں و کشمیر کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1987 کی دفعہ 2(1)(جی) کے تحت سے جواب دہندگان کے خلاف قابل کمیشن کے سامنے صارفین کی شکایت درج کی ہے کیونکہ اپیل کنندہ/شکایت نے اپنے بیکری یونٹ کی 25 لاکھ کی انشورنس پالیسی نمبر 310000089 /11/17/ 421006 بتاریخ 5 جون 2017 سے 4 جون 2018 تک موثر ہے کے دعوے پر جواب دہندہ انشورنس کمپنی کی طرف سے کنارہ کشی کرنے پر ناراض ہوئے۔ اپیل کنندہ/شکایت بیمہ شدہ ملکیتی بیکری یونٹ 16 اور 17 ستمبر 2017 کی درمیانی رات کے دوران آگ لگنے سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ/شکایت کنندہ نے یکم جون 2018 کو شکایت درج کی تھی اور دعویٰ پر غور کرنے اور اس کا جواب طلب کرنے پر قابل کمیشن نے اپیل کنندہ/شکایت کنندہ کو اپنا ثبوت پیش کرنے کی ہدایت دی تھی۔

03 - تاہم، یہ الزام لگایا گیا کہ اس سے پہلے کہ اپیل کنندہ/شکایت کنندہ اپنا ثبوت پیش کر سکے، اس کے وکیل

کی طرف سے کئی تاریخوں پر مسلسل غیر حاضری پر، قابل کمیشن نے 5 جولائی 2019 کے ویڈیو حکم نامے کے ذریعے 'شکایت کو ریکارڈ پر بھیج دیا'۔

04- اپیل کنندہ/شکایت کنندہ نے 6 اپریل 2023 کو شکایت کی بحالی کے لیے ایک درخواست دائر کی، بشمول ایک درخواست جس میں مذکورہ بحالی کی درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ تاہم قابل کمیشن نے 9 جون 2023 کے حکم نامے کے ذریعے اپیل کنندہ/شکایت کنندہ کی طرف سے دائر کردہ درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ کمیشن کو اپنے حکم نامہ پر نظر ثانی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور مزید کہا کہ کمیشن کے ذریعے عائد کردہ احکامات سے متاثر افراد کے لیے واحد حل جموں و کشمیر کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1987 کی دفعہ 17 کے تحت حکم نامہ کی تاریخ سے 30 دن کی مدت کے اندر عدالت عالیہ میں اس طرح کے احکامات کے خلاف اپیل کو دائر کرنا ہے۔

05- اپیل کنندہ/شکایت کنندہ نے اعتراض شدہ حکم نامہ پر، خاص طور سے، اس بنیاد پر دعویٰ کیا ہے کہ اعتراض شدہ حکم نامہ بے جواز تھا۔ کیونکہ قابل کمیشن نے اس کے سامنے فریقین کے کیس کو سمجھنے اور پرکھنے وقت خود کو غلط سمت میں ڈالا اور اعتراض شدہ حکم نامہ جلد بازی میں صادر کیا گیا تھا بغیر اس موزوں پر لاگو ہونے والے قانون کو دیکھے اور اسے کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔

06- اپیل کنندہ کے قابل کونسل نے دلیل دی ہے کہ قابل کمیشن نے مقدمے کے حقائق اور حالات پر اپنا ذہن استعمال نہیں کیا ہے، اور اپیل کنندہ کی شکایت کو محض غیر حاضری کی بنا پر خارج کر دیا گیا تھا نہ کہ میرٹ پر اور اس لیے قابل کمیشن کے پاس شکایت کو غیر حاضری کی بنا پر خارج کرنے کے اپنے حکم نامہ کو واپس لینے اور میرٹ پر اسے نمٹانے کے لیے اسے بحال کرنے کے تمام اختیارات تھے۔ انہوں نے مزید دلیل دی ہے کہ جموں و کشمیر کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1987 کے مطابق، شکایات کا فیصلہ میرٹ کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے اور وہاں بغیر سنوائی کے شکایات خارج کرنے کے لئے کوئی توضیحات نہیں ہے اور اس کی بازیابی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کمیشن اپنے حکم نامہ پر نظر ثانی کرنے کے لیے اپنے اختیار کا استعمال کر رہا تھا، جو کہ بنا پر اپیل کنندہ/شکایت کنندہ کی طرف سے دائر کردہ درخواست کو خارج کیا گیا ہے۔ آخر میں، قابل وکیل نے درخواست کی ہے کہ اپیل کی اجازت دی جائے اور اعتراض شدہ حکم نامہ، جس کے تحت اپیل کنندہ/شکایت کنندہ کی طرف سے دائر کردہ شکایت کی بازیابی کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا تھا، کو بحال کر کے میرٹ پر فیصلہ کرنے کا حکم دیا جائے۔

07- مدعا علیہ کے قابل وکیل، نے دوسری طرف سے دلیل دی ہے کہ اپیل کنندہ شکایت کنندہ کی طرف سے بحالی/ بازیافت کے لیے دائر کردہ درخواست دیر سے پیش کی تھی۔ انہوں نے مزید دلیل دی کہ اگرچہ حد بندی قانون کمیشنوں/ ٹریبونلوں پر لاگو نہیں ہوتا ہے، کیونکہ یہ صرف عدالتوں پر لاگو ہوتا ہے، تاہم، کمیشنوں کے سامنے عرضیات/ درخواستیں دائر کرنے میں تاخیر سے متعلق قانون پر کمیشن/ ٹریبونلوں ہی کو غور کرنا ہوگا اور یہ کہ کمیشن نے اگرچہ شکایت کو بحال کرنے کے لئے اختیار نہ ہونے پر درخواست کا فیصلہ کیا، لیکن اپیل کنندہ/ شکایت کنندہ کی طرف سے درخواست، بہت تاخیر کے بعد دائر ہوئی، بصورت دیگر اجازت کا حقدار نہیں تھی۔ اس لیے انہوں نے درخواست کی کہ قابل کمیشن کے ذریعے منظور کردہ حکم کو برقرار رکھا جائے۔

08- ہم نے دونوں فریقوں کے وکیل کو سنا، ریکارڈ پر موجود استدعاوں اور معاملے پر غور کیا ہے۔

09- قابل کمیشن کے سامنے شکایت کی درخواست کو بحال کرنے کی درخواست کو 5 جولائی 2019 کے حکم

نامے کے ذریعے خارج کر دیا گیا تھا، جسے سہولت کے مقصد سے درج ذیل طور پر دوبارہ پیش کیا جاتا ہے:

'05.07.2019:- شکایت کنندہ کے لیے کوئی نہیں۔ جناب طارق ملک اوپی کی طرف

سے پیش ہوتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شکایت کنندہ کافی عرصے سے اس معاملے میں

پیش نہیں ہو رہا ہے۔ اس لیے کیس کو ریکارڈ میں بیچ دیا جاتا ہے۔"

10- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ/ شکایت کنندہ نے 16 اپریل 2023 کو شکایت کی بحالی کے لیے

درخواست دائر کی تھی۔ قابل کمیشن نے اپیل کنندہ/ شکایت کنندہ کی طرف سے دائر درخواست کا فیصلہ کرتے وقت، 9

جون 2023 کے متنازعہ حکم نامے کے حوالے سے کہا ہے کہ کمیشن کے پاس مقدمہ نہ چلانے پر مقدمات کو خارج کرنے

کے موروثی اختیارات ہیں، تاہم، اس کے پاس اپنے احکامات کا جائزہ لینے یا واپس لینے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور یہ کہ

متاثرہ شخص کے پاس دستیاب واحد طریقہ جموں و کشمیر کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1987 کی دفعہ 17 کے مطابق اپیل

دائر کرنا ہے 11- یہ درست ہے کہ شکایت کا فیصلہ میرٹ کی بنیاد پر نہیں کیا گیا تھا، لیکن اسے فقط کمیشن کے ذریعے 5

جولائی 2019 کے حکم نامے کے ذریعے ریکارڈ میں بھیجنے کا حکم دیا گیا تھا۔ قابل کمیشن کو کئی تاریخوں تک شکایت کنندہ

کی غیر موجودگی کے لیے کیس کو ریکارڈ میں بھیجنے کے بجائے، شکایت کا فیصلہ میرٹ پر کرنا چاہیے تھا۔

12- یہ سوال کہ آیا ڈسٹرکٹ کنزیومر فورمز اور ریاستی کمیشنوں کے پاس اپنے ایک طرف احکامات کو کالعدم

کرنے کا اختیار ہے، یا دوسرے لفظوں میں، اپنے احکامات کو واپس لینے یا ان پر نظر ثانی کرنے کا اختیار ہے، کئی مواقع

پر عدالت عظمیٰ کے سامنے غور کے لیے آیا۔ جوٹسنا اور نندکار شاہ اور دیگران بنام بمبئی ہاسپٹل ٹرسٹ؛ (1999) 4 ایس سی سی 325 کے عنوان سے ایک کیس میں یہ قرار دیا گیا کہ ریاستی کمیشن کے پاس اپنے ایک طرفہ حکم کا جائزہ لینے یا اسے واپس لینے کے اختیارات نہیں ہیں۔ تاہم، نیوانڈیا ایٹورننس کمپنی لمیٹڈ بنام آرسری نواسن؛ (2000) 3 ایس سی سی 242 کے عنوان سے کیس میں معزز سپریم کورٹ نے اس کے برعکس نظر یہ اختیار کیا اور فیصلہ دیا کہ ریاستی کمیشن اپنے ایک طرفہ حکم کا جائزہ لے سکتا ہے یا اسے واپس لے سکتا ہے۔ اس کے بعد، عزت مآب عدالت عظمیٰ کی 3 ججوں کی بنچ نے 'راجیو ہیٹندر پاٹھک اور دیگران بنام اچیوت کاشی ناتھ کریکر اور انر کے عنوان سے ایک کیس میں فیصلہ سنایا۔" (2011) 9 ایس سی سی 541 "کے طور پر رپورٹ کیا، عزت مآب سپریم کورٹ کے پہلے فیصلوں پر بحث کرتے ہوئے، جوٹسنا اور نندکار شاہ کے معاملے (اوپر) میں لیے گئے نقطہ نظر سے اتفاق کیا اور کہا کہ صحیح قانون بنایا گیا ہے، اور عزت مآب سپریم کورٹ کے بعد کے فیصلے سے اختلاف کیا۔ نیوانڈیا ایٹورننس کمپنی لمیٹڈ کا کیس (اوپر) ناقابل قبول اور غیر مستحکم ہے۔ لہذا، عزت مآب سپریم کورٹ نے آخر کار فیصلہ دیا کہ ریاستی کمیشن اپنے احکامات پر نظر ثانی نہیں کر سکتا۔

13- اعتراض شدہ حکم نامے کے مطابق فریقین کے حقوق کا فیصلہ نہیں کیا گیا تھا، نہ ہی شکایت کو خارج کیا گیا تھا۔ کیس کے فیصلے کے بغیر کسی فائل کو ریکارڈ پر بھیجنا بعض حقائق کے لیے مشروط ہونا چاہیے۔ اس طرح کے معاملے کی بحالی، جسے 'ریکارڈ میں بھیج دیا گیا ہے'، بغیر کسی عزم کے نہ تو جائزے کے دائرے میں آئے گی اور نہ ہی یہ حکم کو واپس لینے کے مترادف ہوگا۔ کنزیومر کمیشنوں کے دائرہ اختیار کے حوالے سے عدالت عظمیٰ کی طرف سے مقرر کردہ قانون کے پیش نظر، سوائے قومی کمیشن کے، کہ ان کے پاس اپنے احکامات کا جائزہ لینے یا حکم واپس لینے کا کوئی اختیار نہیں ہے، اس کے ساتھ 5 جولائی 2019 کے حکم کی سیاق و سباق سے متعلق تشریح بھی شامل ہے جو ریاستی کمیشن نے صادر کیا تھا اور یہاں اپیل کنندہ کے ذریعے شکایت کنندہ کے طور پر حکم کو واپس لینے کیلئے درخواست کی گئی تھی، اس طرح سے یہ قابل امتیاز ہے۔

کسی فریق کے خلاف کسی حکم کے بغیر یا کسی فریق کے حقوق کا تعین کیے بغیر اور مذکورہ معاملے کی بحالی کے لیے کسی معاملے کو ریکارڈ پر بھیجنا، حکم کا جائزہ لینے یا اسے واپس لینے کے مترادف نہیں ہے۔ ایسی صورت حال میں کمیشن کی ذمہ داری تھی کہ وہ یا تو اس معاملے کو از خود بحال کرتا جسے غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا تھا یا کسی بھی فریق کی طرف سے پیش کردہ عرضی پر حکم جاری کرے۔ مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہماری رائے ہے کہ قابل کمیشن نے اپیل

کنندہ/شکایت کنندہ کی طرف سے کیس کی میرٹ پر اس کے تعین کیرنے کے لیے اور معالے کی بحالی کے لیے پیش کی گئی عرضی کی اجازت نہ دینے میں خود کو غلط سمت دی ہے۔

14- اس تسلیم شدہ موقف کو دیکھتے ہوئے کہ اپیل کنندہ/شکایت کنندہ کی طرف سے دائر شکایت کا فیصلہ میرٹ پر نہیں کیا گیا ہے اور اسے صرف اس کی عدم موجودگی کے لیے ریکارڈ میں بیج دیا گیا ہے اور طے شدہ قانونی موقف کے پیش نظر کہ مقدمات کا فیصلہ میرٹ پر کیا جانا چاہیے نہ کہ محض تکنیکی بنیادوں پر، ہماری رائے ہے کہ یہ عدالت، اپنے اپیلیٹ دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، دونوں فریقوں کو سننے کے بعد، میرٹ پر اپنے فیصلے کے لیے قابل کمیشن کی فائلوں میں ڈیفالٹ میں خارج کی گئی شکایت کو بحال کرنے کا حکم دینے کے لئے اپنے حد اختیار کے اندر ہوگی۔ ہم اسی کے مطابق حکم جاری کرتے ہیں۔ اس طرح اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور قابل کمیشن کے ذریعے 9 جون 2023 کو صادر کیے گئے حکم نامے کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ نتیجتاً، کمیشن کے سامنے اپیل کنندہ/شکایت کنندہ کی طرف سے دائر شکایت کو اس کے اصل نمبر پر بحال کرنے کا حکم دیا جاتا ہے، جس سے فریقین کو مزید کارروائی کے لیے اعتراض شدہ حکم نامہ کو صادر کرنے سے پہلے تھا۔

15- فریقین کو، اپنے وکلا کے ذریعے، مزید احکامات کے لیے 11 ستمبر 2023 کو قابل کمیشن کے سامنے پیش ہونے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ اس فیصلے کی ایک نقل معلومات اور تعمیل کے لیے وقت پر قابل کمیشن کو ارسال کی جائے۔

16- مذکورہ بالا شرائط پر مقدمہ کو نمٹا دیا جاتا ہے۔

(این۔ کوٹیشور سنگھ)

چیف جسٹس

(ایم۔ اے۔ چودھری)

جج

سری نگر کیم۔ ستمبر۔ 2023

i- کیا یہ فیصلہ سپیکنگ ہے؟

ہاں۔

ii- کیا یہ فیصلہ قابل رپورٹ ہے؟

ہاں۔

